1365 ـ الکحل والی خوشبو اور عطر

سوال

کولونیا یا الکحل پر مشتمل خوشبو اور عطر استعمال کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جن خوشبو جات اور پرفیومز میں کولونیا یا الکحل پائی جاتی ہے، ان کے متعلق تفصیلا کلام کرنا ضروری ہے، اس لیے ہم یہ کہینگے کہ:

اگر تو الکحل کی مقدار بہت ہی قلیل ہو، تو یہ نقصان دہ نہیں اور انسان کو یہ خوشبو بغیر کسی قلق اور پریشانی کے استعمال کر لینی چاہیے، مثلا اس میں الکحل پانچ فیصد ہو، یا اس سے بھی کم مقدار میں، تو یہ مؤثر نہیں.

لیکن اگر اس کی مقدار زیادہ ہو کہ یہ اثرانداز ہو تو انسان کو بہتر یہی ہے کہ انسان بغیر ضرورت اسے استعمال مت کرے، مثلا زخم وغیرہ کے لیے.

لیکن اگر ضرورت نہ ہو تو بہتر اور اولی یہی ہے کہ استعمال نہ کی جائے، اور ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ حرام ہے، کیونکہ اس زیادہ تناسب میں ہم زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ نشہ آور ہے، اور نشہ آور چیز کو پینا بلاشك و شبہ نص اور اجماع کے اعتبار سے حرام ہے.

لیکن کیا یہ پینے کے علاوہ بھی حرام ہے ؟

یہ محل نظر ہے، اور احتیاط اسی میں ہے کہ اسے استعمال نہ کیا جائے، میں نے محل نظر اس لیے کہا ہے کہ:
کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، اور شیطانی عمل ہیں ان سے بالکل الگ تھلگ رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے آپس میں عداوت و دشمنی اور بغض پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ تعالی ی یا داور نماز سے باز رکھے، سو اب بھی تم باز آ جاؤ ﴾المآئدة (90 ـ 91).

ہم نے یہ کہا ہے کہ اسے پینا ممنوع ہے، کیونکہ صرف اسے لگانے سے نشہ نہیں ہوتا، تو خلاصہ یہ ہوا کہ:

اگر الکحل کا تناسب اس خوشبو میں بہت ہی کم ہو، ت واس میں کوئی حرج نہیں، اور نہ ہی اس میں کوئی اشکال اور پریشانی و قلق ہے.

لیکن اگر اس تناسب زیادہ ہو تو پھر اس سے اجتناب کرنا اولی اور بہتر ہے، صرف ضرورت کے وقت استعمال ہو سکتی ہے، اور ضرورت یہ ہے کہ انسان کو زخم وغیرہ کی جگہ سن کرنے کی ضرورت پیش آئے.